بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد برترا این صد

(جلد ۱۱) ۲۴ - ذیقعد سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء (نمبر ۴ و ۵)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا - دوّم - یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت - فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا و رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر - اور یسر - اور نعمت و بلا - مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت مین راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںھ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دے گا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اسپر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیاش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کرد از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر - پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بخیریت ہیں۔ روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے + حضرت ام المومنین جنابہ بیوی صاحبہ بمعہ فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ صاحب و میر محمد اسحٰق صاحب و والدہ میر صاحب موصوف لدھیانہ میں ہیں سنا گیا ہے کہ وہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایک لیکچر ہوگا۔ احباب لدھیانہ کو چاہیئے کہ ضرور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں + گذشتہ جمعہ کی صبح کو ارشاد انگریزی کا جلسہ لائبریری ہال میں ہوا + بابو محمد عثمان صاحب اپنے قبایل کے ہمراہ یہاں آئے ہوئے ہیں + اس ہفتہ میں حکیم غلام محی الدین صاحب کوٹ رحیم یار خان سے اور دیگر کئی ایک دوست متفرق مقامات سے تشریف لائے + حکیم محمد عمر صاحب فیروزپور سے واپس قادیان آگئے ہیں + ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب چند روز کے واسطے میانوالی تشریف لے گئے ہیں + گذشتہ جمعہ کا خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح نے خود ہی پڑھا۔ خود ہی پیش امام نماز ہوئے + منشی محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب اپنی رخصت پوری کر کے واپس آگئے ہیں + ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نو مسلم سابق مہر سنگھ بخیر و عافیت یہاں موجود ہیں اور اپنی خدمات میں مصروف ہیں مگر ان کی نسبت کوئی صاحب ننکانہ کے میلے سے کہتے ہیں کہ وہ پھر سکھ ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔ ایسی خبریں اڑانے والے صاحبان کو سن رکھنا چاہیئے کہ ماسٹر صاحب تو گرو نانک صاحب کے پکے اور اصلی شاگرد ہیں۔ ان کو کیا ضرورت ہے کہ گرو صاحب کے احکام کو چھوڑ کر کسی اور کے پیچھے لگیں +

غلطی صفحات پچھلے اخبار ۹ نومبر کے پرچے کے آخری دو صفحات پر غلطی سے ۱۹-۲۰ نمبر صفحہ لگایا گیا۔ چاہیئے تھا ۱۵-۱۶۔ کیونکہ ضمیمہ کے صفحات الگ ہیں ناظرین درست کرلیں +

ضرورت نکاح ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ½ کے ٹکٹ آنے چاہیئیں +

اخبار احمدیہ

لکھنو میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی تحریک سے احمدیوں کی نماز جمعہ برادر کبیر الدین کے مکان پر ہونے لگی۔ ایک جمعہ حضرت مولوی صاحب موصوف نے پڑھایا دوسرے میں مولوی رونق علی صاحب نے زکوٰۃ و خیرات کے بامحل مصرف کی طرف توجہ دلاتے ہوتے جتلایا کہ زمانہ صحابہ کی طرح اب بھی تحصیل صدقات کا محکمہ ایک مرکز میں قائم ہوا ہے جو قادیان ہے + منصوری سے بابو فخرالدین احمدی لکھتے ہیں کہ عیسائیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے مگر ان کا عجیب حال ہے۔ عقل سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ ہماری انجیل اور بائبل میں یہہ لکھا ہے اور وہ لکھا ہے۔ ثبوت مانگا۔ تو خداوند یسوع کو مانو۔ روح القدس ملے گا۔ اس کا ثبوت پوچھو۔ تو اب ٹفن کا وقت ہے۔ پھر ملینگے بھاگلپور سے خبر آئی ہے کہ عیدگاہ کا مقدمہ احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے واسطے عید کا وقت مقرر ہوا۔ ہر دو وہاں نماز پڑھیں گے + ڈبرو گڈہ ملک آسام میں بھی مسجد کا جھگڑا تھا۔ جو احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ فالحمدُ للہ۔ وہاں کے غیر احمدیوں نے احمدی برادران کی بہت ہتک عزت کی تھی۔ اور احمدی برادران کا اب حق تھا کہ ان پر نالش کرتے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ اس کو جانے دیں اور حوالہ بخدا کریں +

دعا مدد (۱) محمد فیروز الدین صاحب قریشی خواستگار ہیں کہ احباب انکے بیمار والد حکیم چراغ علی صاحب کے واسطے دعا کریں +

(۲) برادر عبدالرحمٰن صاحب مدرس احمدی بوتالہ بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں +

ریویو حکیم محمد سعید الرحمٰن صاحب دہلوی ساکن کوچہ پنڈت متصل جنگلی کنواں کرشتان والی گلی دہلی نے ایک رسالہ بنام معراج ترقی چھاپ کر شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کو بدلائل عقلی و نقلی اپنی تجارت کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کے عظیم الشان فوائد جتلائے ہیں حکیم صاحب کی خواہش ہے کہ یہ رسالہ متمول مسلمانوں کی امداد سے ایک لاکھ مفت دربار دہلی کے موقعہ پر تقسیم ہو۔ تمام خط و کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہونی چاہیئے +

خطبہ جمعہ

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ قرآن شریف اللہ تعالے کا کلام ہے جس طرح خدا تعالے کی کوئی حد و بسط نہیں۔ اسی طرح اس کے کلام کی بھی کوئی حد و بسط نہیں۔ لہذا کلام الٰہی کی تفسیر کو ہم کسی خاص معنی میں محدود نہیں کر سکتے۔ قرآن شریف اللہ تعالے کا کلام تھا۔ بظاہر چاہیئے تھا کہ خدا ہی اس کی کوئی تفسیر کر دیتا۔ مگر خدا تعالے نے اپنی کتاب کی کوئی تفسیر نازل نہیں فرمائی۔ پھر نبی کریم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بھی قرآن شریف کی کوئی تفسیر نہیں کی۔ ان کے بعد خلفائے راشدین کا حق تھا۔ انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں کی۔ پھر فقہ کے آئمہ اربعہ گزرے ہیں۔ حضرت امام حنیفہ ۸۰ ہجری میں ہوئے بہت قریب وقت میں تھے صحابہ کو دیکھا۔ مگر کوئی تفسیر قرآن شریف کی نہ لکھی۔ پھر امام شافعی ہوئے۔ امام مالک ہوئے امام احمد حنبل ہوئے۔ مگر کسی نے قرآن شریف کی تفسیر نہیں لکھی۔ پھر محدثین۔ بخاری۔ ترمذی۔ ابو داؤد بڑے شاندار لوگ گزرے ہیں پر انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں لکھی۔ صوفیائے کرام ہیں خواجہ معین الدین۔ شہاب الدین سہروردی۔ حضرت مجدد صاحب شاہ نقشبند۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی بڑے عظیم الشان لوگ ہوئے علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی رکھتے تھے۔ مگر کسی نے کوئی تفسیر نہیں لکھی حضرت شیخ شہاب الدین کی ایک تفسیر ہے۔ مگر اس میں انہوں نے اپنی کوئی تحقیقات نہیں لکھیں۔ میں نے بھی ایک تفسیر لکھی تھی اور [illegible] نے اصرار کیا کہ جلد چھپواؤ۔ مگر میں نے سوچا کہ میری [illegible] کو دیکھ کر بعد میں آنیوالے لوگ ان معنوں پر حصر کرنے لگ جائیں گے کہ یہی معنے ہیں اور بس۔ اور اس طرح قرآن شریف کے حقائق و معارف کا دروازہ آئندہ کیلئے [illegible] اور [illegible] ہر زمانہ کے مباحثات کا اس میں جواب ہے۔ [illegible] لما فی الصدور ہے۔ اسکو محدود نہیں کر دینا چاہیئے [illegible] چاہیئے کہ تفسیر کے [illegible] قرآن شریف میں [illegible] ضروریات اسلام ہیں۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ [illegible] عن المنکر۔ [illegible] ایسا ہی [illegible] ایمان ملائکہ [illegible] جنت [illegible] میں مشترک ہیں [illegible] اسلام [illegible]

القول الطیّب

(پُرانی نوٹ بک سے کچھ)

میری فروری ۱۸۹۸ء کی نوٹ بک کے ایک صفحہ پر ذیل کا نوٹ لکھا ہے۔ اُسوقت میں لاہور میں تھا +

الہامات حضرت (مرزا) صاحب (منقول از) خط مولوی عبدالکریم صاحب (مرحوم) یکم فروری ۱۸۹۸ء

(۱) اِن اللہ لا یغیّر ما بقومٍ حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم +

(۲) انہ اٰوی القریۃ +

(۳) انی مع الرحمٰن اٰتیك بغتۃً +

(۴) ان اللہ موھن کید الکافرین +

فرمایا۔ لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ جاتے ہیں۔ کہ دین کو دُنیا پر ترجیح دونگا۔ لیکن یہاں سے جاکر اِس بات کو بھول جاتے ہیں۔ وہ کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں نہ آوینگے۔ دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے۔ اگر دین کو دُنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دُنیا سے فرصت پاکر یہاں آتے۔ (منقول از) خط خواجہ کمال الدین صاحب۔ یکم فروری ۱۸۹۸ء

کلامِ امیر

مُسلمان مومن

ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ قرآن شریف میں اسلام کو ایمان بھی کہا گیا ہے +

انشورنس

ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ میں اپنی زندگی کو انشیور کرا لوں۔ تاکہ میرے بال بچے کے واسطے بعد میں روپیہ جمع ہو۔ فرمایا۔ کیا تم اپنے بچوں کے رازق ہو۔ خدا کے پاس اُن کے لئے چندہ جمع کراؤ +

نعمت کی قدر کرو

فرمایا۔ انسان تندرستی کی حالت میں بیمار کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح حسین جمیل۔ بدشکل کو حقارت سے دیکھتا ہے۔ اُمراء غربا کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ بعض آسودہ حال لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو خشیت اللہ بہت ہوتی ہے اور اِس غرض سے کہ ہماری راحت قائم رہے۔ ضرورتمندوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ جس طرح دُنیا کے مفلس ہوتے ہیں۔ اسی طرح دین کے بھی مفلس ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دستگیری ضروری ہے +

فرمایا۔ آدمی جب مصیبت میں پڑتا ہے تو پھر سوچنے لگتا ہے۔ لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو پہلے ہی سے سمجھ سوچکر کام کرتے ہیں اور مخلوق کی ہمدردی میں مصروف رہتے ہیں۔ تاریخ پر لوگ غور نہیں کرتے اور صحابہ کرام کے حالات پر تدبر نہیں کرتے۔ یہود کے حالات کو دیکھو اور اپنے ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات کی طرف توجہ کرو۔ انسان جب حد سے بڑھ جاتا ہے اور طغیانی کرنے لگتا ہے تو اُس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا +

عمل کرو

فرمایا۔ مرزائی بننے یا احمدی کہلانے سے نجات نہیں حاصل ہوتی ہے۔ کام کرنا چاہیئے +

تکبّر نہ کرو

فرمایا۔ انسان منی سے بنا ہے۔ منی کے بھی ایک کیڑے سے۔ کیڑے کو پھر چوسنے اور حرکت کرنے کی طاقت ہے اور آگے چلو تو انسان صرف مٹی سے بنایا گیا ہے۔ جس میں حرکت بھی نہیں۔ وہ نزاری حالت بھی اس پر آچکی ہے۔ پھر جب یہ جوان ہوتا ہے۔ کیسی کیسی چھتنیاں دکھلاتا ہے کبھی قطب جنوبی کو جاتا ہے۔ کبھی قطب شمالی کو۔ پھر جوانی کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔ انسان کہتا ہے چٹا پٹ گزر گئے۔ حالانکہ چٹا پٹ کہاں گزرے۔ سالہا سال لگتے ہیں۔ تب جوانی کے دن گزرتے ہیں۔ صحت اور طاقت کے دنوں۔ کی قدر نہیں کی جاتی۔ کھیل کے وقت لڑکے خیال کرتے ہیں۔ کہ دین دُنیا کیا چیز ہے۔ وہی کھیل کا میدان اور ہا ہو ان کا مقصد ہوتا ہے +

سلطان محمود کی غلطی

فرمایا۔ سلطان محمود پر اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ اُس نے عربی کی بجائے فارسی دفتر جاری کیے۔ اِس لئے مسلمانوں کا عربی کے ساتھ تعلق کم ہو گیا۔ فارسی کے لئے بہت کوششیں کی گئی تھیں۔ اب اُس نے بھی ہندوستان سے ڈیرہ ڈنڈا اُٹھا لیا ہے۔ عرب کی زبان سے تعلق گیا۔ تو اہل عرب اور قرآن شریف سے دلچسپی گئی۔ دین میں ضعف آگیا۔ قرآن شریف کا شغل دن بدن گھٹتا چلا گیا +

سادگی اختیار کرو

فرمایا۔ آج کل مُسلمان سادگی کو نہیں جانتے خواہ مخواہ اپنے اخراجات بڑھا لیتے ہیں۔ جس مسلمان کو دیکھو۔ ہزاروں کا مقروض ہے۔ محنت کے وقت عذر کر دیتے ہیں کہ ہم سے محنت نہیں ہو سکتی اور چاہتے ہیں کہ کھانا پینا اچھا ملجائے۔ دیکھو میں باوجود اِس پیرانہ سالی اور ضعف کے اپنی دوکان چلاتا ہوں۔ بہت سی بیماروں کو روز دیکھتا ہوں۔ گویہ رزق کے لئے ایک پردہ ہی ہے +

یہ آیت حدیث نہیں ہے

فرمایا۔ بعض فقرات اِس طرح مشہور ہو جاتے ہیں کہ ناواقف انہیں قرآن شریف کی آیت یا کوئی حدیث خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ کلمہ نہ قرآن شریف میں ہوتا ہے نہ کسی حدیث میں۔ اسی قسم کے کلمات میں سے ایک ہے۔ لا عفو فی الکبائر۔ اور ایسا ہی ایک اور کلمہ کسی اور کا بنایا ہوا ہے۔ لا تتحرك ذرۃ الا باذن اللہ +

مذہب محدّثین

فرمایا۔ نیل الاوطار۔ محلّی بن حزم فتوحات مکیہ۔ ان کتابوں کے دیکھنے سے محدثین کے مذہب کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہی اعلےٰ درجہ کی کتابیں ہیں۔ جو محدثین کے مذہب کو ظاہر کرتی ہیں +

حادث

فرمایا۔ کل موجودات۔ محسوسات جن کا ہم کو علم ہے۔ وہ تو سب حادث ہیں۔ باقی وہ چیزیں جو ہمارے مشاہدہ سے باہر ہیں۔ انکی نسبت بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ جو اعیان و عوارض ہم نے دیکھے ہیں وہ سب حادث ہیں +

خداتعالےٰ کی ذات غنی ہے

فرمایا۔ مولوی محمد اسمٰعیل شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لکھنؤ میں ایک فلسفی سے مباحثہ ہوا۔ مولویصاحب نے اُسے کہا کہ ہم تمہارے فلسفہ کے اصول کے مطابق بحث نہیں کرتے۔ ہم تو اِس طرح سے فیصلہ کرنے کو طیار

ہیں کہ تو اور ہم ایک کوٹھڑی میں بند ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالےٰ خود ہی اصل بات کو کس طرح ظاہر کر دیتا ہے۔ اِس بات کو سُنکر حضرت (مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے فرمایا۔ کہ اگرچہ اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی شخص مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ تاہم یہ ایک خطرناک بات ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی ذات تو غنی ہے +

کربلا کیوں متبرک

فرمایا۔ تعجب ہے کہ اہلِ شیعہ کربلا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اور وہاں اپنے مُردوں کی لاشیں لے جاتے ہیں۔ اور اُسی جگہ دفن کرتے ہیں۔ حالانکہ کربلا تو وہ مقام ہے۔ جہاں حضرت امام حسین پر ایسی سخت مصیبت اور تکلیف وارد ہوئی تھی +

عناصر میں تمیز

فرمایا۔ مثنوی میں لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عناصر میں تمیز اور ادراک نہیں ہوتا۔ مگر دیکھو۔ پانی نے نوح کو اور اُن کے دشمنوں کو پہچان لیا۔ اور اسی طرح پانی نے موسےٰ اور فرعون کو پہچان لیا۔ اور ہر ایک کے ساتھ اس کے مناسب حال سلوک کیا۔ اور آگ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پہچان لیا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ کلر زمین میں گناہ بہت ہوتے ہیں۔ اور باغ والی زمین نیکیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیونکہ سبزہ زار کے درخت بھی تسبیح کرتے ہیں +

بیڑا غرق کرنے والے وظیفے

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے ایک صاحب نے یہ وظیفہ بتایا ہے کہ تم ہر روز یا خضر یا خضر پڑھتے رہا کرو۔ روزانہ تین روپے تم کو ملجایا کرینگے۔ فرمایا۔ جب سے کہ مُسلمانوں نے یہ وظیفے شروع کئے ہیں۔ تب ہی سے ان کا بیڑا غرق ہونے لگا ہے +

اذان پر کیوں ناراض ہوتے ہیں

فرمایا۔ تعجب ہے کہ ہندو اور سکھ آپس میں ایکدوسرے کو گندی گالیاں بلند آواز سے دیتے ہوئے سُنتے ہیں۔ اور بُرا نہیں مناتے۔ لیکن جب اذان سُنتے ہیں تو سخت ناراض ہوتے ہیں۔ حالانکہ اذان میں خدا تعالےٰ کی تعریف اور اچھی باتیں ہیں۔ اور کیا ہی پیارے کلمات ہیں۔ ذٰلك بانّھم قوم لا یعقلون +

شہید

فرمایا۔ شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ مطعون۔ جو طاعون سے مرے۔ مبطون۔ جو دستوں کی بیماری سے مرے۔ جس پر دیوار گرے اور وہ مرجائے۔ جو پانی میں ڈوبکر مرجائے۔ شہید فی سبیل اللہ۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں لڑکر مرجائے۔ شہادت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایمان بھی ہو۔ ورنہ ابوجہل بھی تلوار سے مارا گیا تھا +

قیامت میں سایہ کِس کو ملے گا

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے عرش کے سوائے کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ اور وہ سایہ سات شخصوں کو ملیگا۔ (۱) امام عادل منصف بادشاہ۔ (۲) جوان جو اپنی جوانی میں خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگا رہا ہے۔ (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہے۔ ہر وقت اس خیال اور انتظار میں ہے کہ کب نماز کا وقت ہوتا ہے کہ مسجد کو جائے۔ (۴) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جسے کوئی بڑے رتبہ والی خوبصورت عورت بلائے مگر وہ اللہ تعالےٰ کے ڈر کے سبب نہ جائے۔ (۶) وہ شخص جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس طرح خرچ کرے کہ ایک ہاتھ سے دے تو دوسرے کو خبر نہ ہو۔ (۷) وہ جو اللہ تعالےٰ کی شاہنشاہی کے خوف سے ڈر کر علیحدگی میں بیٹھ کر روئے +

بدعت

فرمایا۔ باوجود حاجت کے جو کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہوا ہو۔ اُس کو بدعت کہتے ہیں +

خدا تعالےٰ کی ناراضگی کی ایک علامت

فرمایا۔ جب خدا تعالےٰ کسی پر ناراض ہوتا ہے تو اُسے جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہوجاتی ہے +

یہ تفریق کیوں

فرمایا۔ اس ملک میں عورتیں نماز کے وقت سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ اور مرد نیچے۔ معلوم نہیں یہ فرق کس طرح پیدا ہوا۔ قرآن شریف اور حدیث میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا +

قرض سے بچو

فرمایا۔ قرضدار آدمی جھوٹا ہو جاتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے +

عبودیت

فرمایا۔ ہر حال میں اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو عبودیت سکھاتا ہے۔ مثلاً زبان کو حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولے۔ یہ بھی عبودیت ہے۔ پھر سچ بولنے کے متعلق فرمایا۔ کہ غیبت نہ کرو۔ گو بات سچی ہی ہو۔ پھر فرمایا۔ کہ لنگڑے کو لنگڑا نہ کہو۔ گو وہ ہے اور سچ ہے۔ مگر ایسا کہنے سے بھی منع فرمایا۔ ایسا ہی بعض مجاز کے بولنے سے بھی منع فرمایا ہے +

تراویح

فرمایا۔ رمضان شریف میں تراویح کا پڑھنا ضروری ہے اور باجماعت پڑھنی چاہیئیں۔ کیونکہ اب فرضیت کا ڈر نہیں رہا۔ تراویح میں محدثین اور فقہاء کا بڑا اختلاف ہے۔ مالکیوں کے ہاں ۳۶ رکعت ہیں۔ اور حنفیوں میں بیس رکعت ہیں۔ محدثین میں گیارہ رکعت سے زیادہ ثابت نہیں۔ مَیں خود بھی گیارہ رکعت کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن مخالف کسی کا نہیں ہوں +

تجارت سے بہتر

فرمایا۔ میں نے ایک دفعہ سورۂ جمعہ پر خطبہ پڑھا اور ارادہ یہ کیا کہ اِس کو (سورۂ جمعہ کی تفسیر کو) طبع کرا کر ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے فروخت کرینگے۔ اس زمانہ میں کالج بنانے کا خیال تھا۔ اور چندہ کی ضرورت تھی۔ خیال ہُوا کہ اِس کا روپیہ اِس چندہ میں لگا ئینگے۔ جو وقت نماز میں سجدہ میں گیا تو الہام ہُوا کہ قل ما عنداللہ خیرٌ من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیرالرازقین +

پہلے ہی میدان صاف ہُوا

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر عرب میں ایک عظیم الشان جنگ ہوئی تھی۔ جس میں بڑے بڑے سرداران قوم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بظاہر ہرگز ماننے والے نہ تھے۔ آپس میں لڑکر قتل ہو گئے تھے۔ بڑے بڑے سردار اُس میں مارے گئے تھے +

نغمۂ اکمل ۲ ۔ ۰ ر + مجربات نور الدین حضہ دوم ۱۰ ر

حجاج

ایک شخص نے حجاج شاہِ اسلام پر کچھ اعتراض کئے تھے۔ جنکے جواب حضرت امیر کے حکم سے مولانا مولوی فضل دین صاحب مختار نے لکھے ہیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مکرم مخدوم جناب حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ آپ کے سوال کا جواب آپ کو تحریر کرکے ارسال کروں۔ سو عرض ہے ؛

(۱) حجاج کے دل میں بیت الحرام کی کیسی عظمت اور حرمت تھی۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ اُس نے خود حج بیت اللہ کیا۔ عقد الفرید کی دوسری جلد میں جہاں حجاج کے خطبات نقل کئے گئے ہیں۔ اُسکے حج کا تذکرہ لکھا ہُوا موجود ہے ؛

(۲) پھر خانہ کعبہ کے حملہ کا تذکرہ جو آپ نے کیا ہے اُس کی بابت یہ عرض ہے۔ کہ حجاج عبدالملک کا نوکر تھا۔ اس لئے اُس کی ذات اس میں کہاں تک ملزم اور قصوروار ٹھیرائی جاسکتی ہے۔ آپ خود غور فرما سکتے ہیں ؛

(۳) اگر حجاج نے از روئے مذہب دو سلطنتوں کی ایک وقت میں ہونے کو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے جو وحدۃ ہونی چاہئیے۔ اُس کے معانی سمجھا۔ اور عبداللہ بن زبیر کا دعویٰ اُس کے خلاف سمجھکر اس کو باغی تصور کیا۔ تو وہ کہاں تک متہم ہوسکتا ہے۔ حکیم صاحب! کسی شخص پر کوئی الزام لگتے اور بُرا کہے تو کوئی کسی کی زبان کو بند نہیں کر سکتا۔ مگر مسلمان کو کسی کے متہم کرنے میں احتیاط چاہئیے اور خدا سے خوف۔ حجاج مرگیا اور اس کا معاملہ خدا کے سُپرد ہوگیا۔ اُس کی عیب شماری سے کیا فائدہ ؛

(۴) جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ اکثر مورخین بنوامیہ کے دشمن گزرے ہیں اور بعض دوسرے خوف کی وجہ سے اپنا مافی الضمیر پورے طور پر ظاہر نہیں کرسکے ؛

(۵) حجاج کے جو کچھ اپنے کلمات منقول ہیں اور تاریخوں میں موجود ہیں۔ اُن سے تو ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے غافل نہ تھا۔ فکر معاد اور اللہ تعالےٰ کے ذکر اور خوف کا جو بیان اُس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ اُن کو پڑھ کر دل جرأت نہیں کرتا کہ اُسکی زندگی کو ایک ظالمانہ زندگی اور اُس کے افعال کو ظلم پر مبنی قرار دیا جاوے۔ جو شخص محاسبہ کا خوف رکھتا ہو اور دُنیا کو ایک گذشتنی چیز سمجھتا ہو۔ اور اتباع شریعت کو نجات کا ایک وسیلہ یقین کرتا ہو۔ اس سے انحراف اللہ تعالےٰ کی نافرمانی۔ اُس کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ بہت بیباک تھا۔ اور اپنے اعمال میں اتنا جری تھا جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ایک قسم کا اعتداء معلوم ہوتا ہے ؛

(۶) حجاج کیا حیثیت رکھتا تھا اور کس وضع کا انسان تھا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے چند خطبات اس غرض کے لئے آپ کے پیش کروں۔ ان میں آپ غور فرماویں ؛

(۷) حجاج کو ضرورت نہ تھی اگر وہ واقع میں بُرا تھا کہ اپنے کلام اور گفتگو میں خشیت الٰہی کے امور بیان کرتا جو کچھ وہ کرتا تھا اُس کو اُس سے کوئی مانع نہ تھا کہ وہ نفاق اختیار کرتا۔ اگر اُس کے دل میں یہ امور نہ تھے اور نہ وہ ان کا عامل تھا۔ تو معلوم نہیں ہوتا کہ اس قسم کے لاحاصل بیانوں سے اُس کو کیا فائدہ تھا۔ اور اس قسم کی باتوں کے بیان کرنے کی اس کو کیا ضرورت تھی۔ حجاج نے محمد قاسم کے نام جبکہ اُس کو ہند کی مہم پر متعین کیا گیا تھا بہت سے مکتوب لکھے تھے۔ اُن میں سے ایک خط میں جو حجاج نے لکھا تھا یہ مضمون ہے۔ محمد قاسم کو لکھا ہے۔ ہمیشہ تلاوت قرآن میں مصروف رہا کرو۔ دعائیں پڑھتے رہا کرو خدا تعالےٰ کا ذکر ہر وقت زبان پر رہے۔ توفیق الٰہی سے نصرت کے خواہاں رہو۔ خدا عزوجل تجھ کو نصرت دیگا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو اپنا مددگار بناؤ۔ اور ایک خط میں محمد قاسم کو حجاج لکھتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اور تکبیر و قرأت و قیام و رکوع و سجود و قعود میں تضرع و زاری خدا کے روبرو کیا کرو۔ ہر وقت زبان پر ذکر الٰہی جاری رکھو تاکہ کام کا انجام بخوبی ہو۔ کسی کو قوت و شوکت بے عنایت الٰہی کے میسر نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھوگے تو امید قوی ہے کہ فتح و نصرت قرین و معین ہوگی ؛

حکیم صاحب! جس شخص کے ایسے خیالات پاکیزہ ہوں اس کی نسبت بے دھڑک یہ کہدینا کہ وہ بیباک تھا مومن کی شان سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ کیا اُس کو ان باتوں کا جو اُس کے خطبات اور مکتوبات میں منقول ہیں کچھ بھی پاس نہ تھا۔ اگر حجاج مُسلمان تھا تو ضرور اُس کو کچھ خوف خدا بھی دل میں ہوگا۔ اور اُن امور کا پاس بھی کرتا ہوگا ؛

(۸) موعودہ خطبات ذیل میں مندرج ہیں:-

پہلا خطبہ

اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر کہا کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کے گذارہ کا آپ ذمہ لیا ہے اور آخرۃ کے طلب کرنیکا حکم دیا ہے۔ اگر آخرۃ کا آپ ذمہ لے لیتا۔ اور اُس کی مشقتوں سے ہم کو سبکدوش کرتا اور دُنیا کی طلب کا ہم کو حکم دیتا تو کیسے ہم خوش قسمت ہوتے۔ تمہارے علماء تو مرتے جاتے ہیں اور جاہل لوگ علم سیکھتے نہیں۔ تمہارے شریر انسان توبہ نہیں کرتے۔ میں تمہیں بہت حریص پاتا ہوں اس چیز میں جس میں اللہ تعالےٰ کافی ہے اور جس چیز کا تمہیں حکم ہُوا ہے اس کو ضائع کر رہے ہو۔ قریب ہے کہ علم اُٹھا لیا جاوے۔ اور علم کا اُٹھنا علماء کے چلا جانے سے ہوگا۔ خبردار میں تمہیں ایسا پہچانتا ہوں کہ بیطار کا علم گھوڑے کے بارے میں ممکن ہے کہ ناقص رہے مگر میرا علم تمہارے بارے میں خطا کرہی نہیں سکتا۔ قرآن نہیں پڑھتے مگر بکواس کے لئے۔ نمازیں آخر وقت میں پڑھتے ہیں۔ دُنیا نقد اسباب ہے جس سے نیک و بد ہر روز نفع اُٹھاتے ہیں اور آخرۃ ایک مقررہ وقت میں آئے گی۔ جس میں قادر مقتدر مالک حکم کرے گا۔ خبردار اللہ سے بچے رہو۔ اسکی فرمانبرداری میں لگے رہو اور جان رکھو کہ تم اُس سے ملنے والے ہو تو کہ نیک اپنی نیکی کا بدلہ پائیں۔ اور بدکار اپنی بدی کی سزا اُٹھائیں۔ خبردار نیکی تمام کی تمام جنت کا سامان ہے اور بُرائی سب کی سب دوزخ کا سامان ہے جو ذرہ بھر نیکی کرے گا۔ اُس کا بدلہ پائیگا۔ اور جو بُرائی ذرہ بھر ہوگی۔ اُس کا بھی بدلہ ملے گا میں تمہارے لئے اور اپنے لئے گناہوں کی سزا کا اللہ تعالےٰ سے بچاؤ چاہتا ہوں ؛

دوسرا خطبہ

اے اللہ تعالےٰ۔ گمراہی میری نظر

میں گمراہی کی شکل میں کر کے دکھا- تو کہ میں اُس سچی بچوں اور ہدایت بھی ہدایت کے رنگ میں میرے پیش کرتا کہ اسکی میں اتباع کروں- اور مجھے میری اپنی جان کے سپرد نہ کر کیونکہ اس طرح تو میں گمراہ ہو جاؤنگا- اللہ کی قسم میں نہیں پسند کرتا کہ جسقدر دنیا گذر چکی ہے میں اس کو اپنی پگڑی کے ساتھ خرید دوں- اور جو باقی رہا- دنیا سے فانی ہے-

تیسرا خطبہ

مالک بن دینار نے کہا کہ میں جمعہ پڑھنے کو نکلا اور منبر کے قریب بیٹھا تو حجاج منبر پر چڑھا اور کہا- ایک انسان ہے کہ اپنی جان کا ہر وقت حساب کرتا رہتا ہے اور ایک ایسا آدمی ہے جو اپنے رب کا ہر وقت خیال رکھتا ہے اور ایک ایسا آدمی ہے جو اپنے اعمال میں دغا رکھتا ہے اور ایک ایسا انسان ہے جو اپنے اُس کاغذ میں جو اپنی میزان میں بیٹھ کے پیچھے پاکر پڑھے گا ہر وقت فکر میں لگا رہتا ہے اور ایک ایسا انسان ہے جو اپنی ہمت کے ساتھ امر بالمعروف میں لگا رہتا ہے- اور اپنی خواہش کے وقت بری بات سے ڈانٹ دیتا ہے اور ایک ایسا انسان ہوتا ہے جو اپنے دل کی لگام ویسے ہی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے جیسے کہ اپنے اونٹ کی مہار ہاتھ میں رکھتا ہے- پھر اگر حق کی طرف بُلایا تو اُسکی اتباع کی اور اگر باطل کیطرف کھینچا تو اسے روک لیا +

حجاج بن یوسف منبر پر کھڑا ہوا کہہ رہا تھا اے لوگو اپنے نفسوں کو روکو- کیونکہ جب ان کو ہر ایک چیز دیتے رہیں- جو ان کی خواہش ہو تو ہر ایک چیز کے مانگنے کی عادت ہو جائے گی- اور اگر نفس سے کوئی چیز مانگی جائے تو نفس دینے سے انکار کرتا ہے- تو اللہ تعالےٰ ایسے انسان پر رحم فرماوے کہ جس نے اپنے نفس کے ایک مہار ڈالدی- جب نیکی کا موقعہ پایا تو اس کو اس میں لگا دیا اور اللہ کی نافرمانی سے روکے رکھا- کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جو صبر اللہ تعالےٰ کے محرمات سے رکھنے میں ہوتا ہے وہ بہت آسان ہے- بہ نسبت اُس صبر کے جو اللہ کے عذاب پر انسان کرتا ہے +

حجاج کہتا تھا کہ جس انسان پر ایسا وقت بھی آتا ہے جو اُس وقت میں نہ تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور نہ اُس وقت میں اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور نہ اپنی آخرت کا فکر کرتا ہے- ایسا انسان بہت مستحق ہے اس بات کا کہ قیامت میں اس کا افسوس لمبا ہو اور اُس کا پچھتانا غیر منتہی ہو +

ڈبل اخبار

یہ اخبار بھی پچھلے اخبار کی طرح ڈبل نکالا گیا ہے- اسی طرح انشاء اللہ دو اخبار اور ڈبل نکالے جائیں گے +

(ایڈیٹر)

المفتی

ناجائز تجارت

۳۳۸/

ایک شخص کا سوال پیش ہوا "بعض آدمی ایسا کرتے ہیں- کہ کوئی سرمہ یا دوائی یا کوئی اور ایسی کار آمد چیز مثلاً جرابوں کے جوڑے- یا گھڑیوں کے زنجیر وغیرہ غرض کوئی ایسی چیز لے کر- فرضاً جرابوں کے ۵۰۰ جوڑہ لے کر- ہر ایک جوڑہ کو ایک ایک کاغذ میں باندھکر ۵۰۰ پیکٹیں تیار کرتے ہیں- اور ان پانچسو پیکٹوں میں سے ایک پیکٹ میں دس روپیہ کا نوٹ ہے- اور دو پیکٹوں میں پانچ پانچ روپیہ کے دو نوٹ ڈال دیتے ہیں- اور سب پیکٹوں کو خوب ملا دیتے ہیں- یعنی اپنے آپ کو بھی یہ خبر نہیں رہتی کہ نوٹ کس کس پیکٹ میں ہیں پھر ہر ایک پیکٹ کی کچھ قیمت رکھ دیتے ہیں- مثلاً ہر ایک پیکٹ کی قیمت ۴/ مہر رکھ دی- اب جو جو آدمی اُن کو خریدنا چاہتے- وہ ۴/ آنے مالک کو دیدے- تو اُس کا نام رجسٹر میں درج کر لیا جاتا ہے- پھر ایک تاریخ مقررہ کو (جو کہ پہلے سے مقرر کر لی جاتی ہے) سب پیکٹیں خریداروں کو تقسیم کر دیجاتی ہیں اور اُنہی میں وہ نوٹ والی پیکٹیں بھی تقسیم ہو جاتی ہیں یہ ایک مال کو جلدی فروخت کرنے کا ڈھنگ ہے- وہ جراب جسکی قیمت ۴/ رکھی گئی ہے- وہ قریباً بازار سے بھی پرچون اتنے ہی کو ملتی ہے- کوئی دو چار پیسے کا فرق ہو- تو ہو سکتا ہے- اب یہ خاکسار بڑے ادب سے آپ سے دریافت کرتا ہے کہ یہ ڈھنگ شرعاً جائز ہے یا نہیں +

فرمایا- یہ جوا بازی ہے اور شرعاً جائز نہیں +

قرأت نماز میں سورتوں کی ترتیب

۳۳۹

فرمایا- یہ جائز ہے کہ نماز کے اندر کی پہلی رکعت میں کوئی آخری سورۃ پڑھی جائے- اور دوسری رکعت میں اُس سے قبل کی سورۃ پڑھی جائے +

دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ

۳۴۰

فرمایا- جائز ہے کہ دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ پڑھی جائے- آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صبح کی نماز میں ہر دو رکعت میں سورۂ اذا زلزلت پڑھی تھی +

ایڈیٹوریل ریمارکس

پہاڑی وعظ

یسوعی اخبار نور افشاں بہت خفا ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی جو گفتگو ڈلہوزی کے پہاڑ پر ایک پادری صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور اب رسالہ تشحیذ میں چھپتی ہے۔ اس کا نام صاحبزادہ صاحب موصوف نے پہاڑی وعظ کیوں رکھا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ پہاڑی وعظ کے مقابل دنیا کی کوئی تحریر اور نوشتہ نہیں ٹھیر سکتا اور مسیحی ۱۹ سو سال سے اب تک اسے پڑھتے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یسوعی لوگ ۱۹ سو سال سے اُسے پڑھتے ہیں۔ بلکہ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہودی لوگ حضرت مسیح سے بھی کئی سو سال قبل اُسے پڑھتے تھے۔ کیونکہ یہ وعظ انہیں الفاظ میں یہودیوں کی کتب مذہبی میں موجود ہے۔ اور حضرت عیسےٰ نے وہیں سے یاد کر کے اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ اور بہت اچھا کیا۔ لیکن کیا اس سے یہ لازم آئے گا کہ اور کسی تعلیم کا نام پہاڑی وعظ نہیں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ انجیل کا پہاڑی وعظ ایک اخلاقی تعلیم کا نمونہ ہے۔ کمزور یا طاقتور۔ ناقص یا کامل۔ ادنےٰ یا اعلےٰ۔ اس بحث میں پڑنے کی سر دست ضرورت نہیں۔ اگر معزز ہمعصر نے خواہش ظاہر کی تو اس پر پھر کچھ لکھا جائے گا۔ لیکن جو نتیجہ صاحبزادہ صاحب اور پادری صاحب کی گفتگو سے پیدا ہوتا ہے وہ بہر حال اس سے بہت اعلےٰ درجہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کفارہ ایک باطل مسئلہ ہے۔ جس کے واسطے کوئی دلیل عقلی یا نقلی یسوعی صاحبان کے پاس نہیں ہے۔ پس جو شخص اس گفتگو سے فائدہ حاصل کر کے کفارے کے بھروسے کو چھوڑ کر اپنے ایمان کی درستگی کی طرف مائل ہوگا اور خدا کے فضل کو تلاش کرے گا وہ یقیناً اُن اعلیٰ اخلاق تک پہنچے گا۔ جو اُس کے واسطے نجات کا موجب ہوں ابطال کفارہ کا خیال انسان کو ایسے عمدہ اخلاق پر پہنچاتا ہے کہ اگر صاحبزادہ صاحب اپنے مضمون کا نام آسمانی وعظ رکھتے تو زیادہ موزون ہوتا۔ کیونکہ اس سے انسان میں علو ہمتی پیدا ہو کر آسمانی لوگوں سے ایک نیک تعلق پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح خدا کی محبت میں ترقی کرتا ہوا وہ روح القدس کے نزول کا مستحق ٹھیرتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے عیسائی بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور ان کو ہدایت کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین +

الحکم بند نہو

الحکم سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا اور پُرانا اخبار ہے۔ وہ ایسے وقت میں جاری ہوا تھا۔ جبکہ قوم کو اسکی سخت ضرورت تھی۔ مگر ایک اخبار کے جاری کرنے کا کام مدبرین زمانہ کی نگاہ میں قمار بازی سے بڑھ کر نہ تھا۔ کیونکہ جماعت قلیل تھی۔ اور اخبار خوانی کا مذاق کم تھا۔ ایسے وقت میں ایک اخبار جاری ہوا۔ اور اب تک وہ قوم کی خدمت میں مصروف ہے۔ ہر ایک چیز کی خوبیاں اور نقائص اُس کے شامل حال ہیں۔ دُنیا میں کوئی شے قدوس۔ سبوح ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتی۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ الحکم کی خدمات قابل قدر ہیں اور قوم کا فرض ہے کہ اُسے بند نہ ہونے دے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمایا کرتے تھے کہ **الحکم** اور **بدر** ہمارے دو بازو ہیں ان کے ذریعہ ہمارے الہامات فوراً تمام ملک میں شایع ہو جاتے ہیں۔ بعض مالی مشکلات کے سبب جن کی تفصیل اخبار الحکم میں کیجاتی رہی ہے۔ کارخانہ الحکم سخت مقروض ہے۔ اسی کے سبب سے اخبار مشکلات میں ہے۔ اور اس کی اشاعت میں بے ترتیبی واقع ہو رہی ہے۔ پھر بھی اُس کے مالک کی ہمت ہی کہ وہ اب تک اُسے نکالے چلے جاتے ہیں اور بالکل بند نہیں ہونے دیا۔ اب تازہ اخبار میں انہوں نے ایک اپیل قوم کے آگے رکھی ہے کہ اس قرضہ کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔ جو تجویز انہوں نے پیش کی ہے۔ میرے خیال میں قوم کے متمول احباب کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ بلحاظ الحکم کا ایک پُرانا خریدار ہونے کے میں نے خود بھی اس امداد میں حصہ لیا ہے۔ اور بدر کی طرف سے بھی اس مالی امداد میں شمولیت ہوئی۔ گو موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ بہت ہی قلیل ہے۔ میں اس تحریک کا اقتباس درج ذیل کرتا ہوں :-

"میں پھر تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ اپنے اس خادم کی خبر لو میں یہ تحریک کبھی نہ کرتا۔ مگر اس تحریک کا محرک دراصل وہ مبارک وجود ہے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی پاک وحی میں اولو العزم کہا جسکو فضل عمر کہا اور اس کے عجیب عجیب نام رکھے جو ہمارے لئے برکت اور فضل ہے یعنی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد انہوں نے الحکم کی ضرورتوں اور مشکلات سے متاثر ہو کر

دس روپیہ مجھے بھیجے ہیں

اور تحریک کی ہے کہ میں تحریک کروں۔ میں اس دس روپیہ کی رقم کو دس کروڑ سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں اس لئے کہ یہ اس ہاتھ سے ملے ہیں جو آیۃ اللہ ہے۔ یہ اس دل سے نکلی ہوئی تحریک ہے جو مظہر انوار سماوی ہے خدا کے فضل سے یہ ضرور بابرکت ہو گی اور نتیجہ خیز۔ پس میں احباب اور سرپرستان الحکم میں سے چار سو ایسے احباب کو بلاتا ہوں جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس مبارک سنت کی تقلید کریں اور الحکم کی مشکلات میں اس کے ناصر ہوں۔ بعض ایسے احباب ہیں جو اکیلے سو سو روپیہ دے سکتے ہیں۔ الحکم کے خریداروں میں سے چار سو ایسے آدمیوں کا نکلنا کچھ بھی مشکل نہیں اور یہ رقوم کم از کم دسمبر ۱۹۱۱ء تک آجانی چاہئیں تا کہ جنوری ۱۹۱۲ء خدا تعالےٰ چاہے تو الحکم پہلی سی شان سے نکل سکے" +

آجکل کے صوفی

پیر جماعت علیشاہ صاحب کی تیز زبانی بلکہ بدزبانی تو مشہور ہی ہے۔ کئی جگہ انہوں نے خواہ مخواہ اپنے مخالف خیال کے لوگوں کو مارا پیٹا۔ دنگہ فساد ہوا۔ اور عدالت تک نوبت پہنچی۔ پیر صاحب کے متعلق ایسی ہی خبروں کا ایک مجموعہ اخبار رنِ سخن میگزین بنگلور نے شایع کیا ہے۔ جس میں پیر صاحب کی بعض حرکات بیجا سے مشتعل ہو کر مضمون نویس نے نثر و نظم میں بہت سی گالیاں پیر صاحب موصوف کے حق میں برملا لکھی ہیں۔ اِن کو چھوڑ کر کیونکہ اُن سے ہمیں سروکار نہیں۔ واقعات کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ گو پیر صاحب ہمیں اور ہمارے مرشد کو گالیاں دینے میں مشاق ہیں۔ مگر ہم پیر صاحب موصوف کے پیرو نہیں ہیں۔ الغرض اخبار مذکور لکھتا ہے :-

تین چار سال کے پیشتر جماعت علیشاہ صاحب بنگلور آئے تھے اور چند مذہبی امورات میں اُن سے مباحثہ کا وقوع میں آئے تو علمائے کرام بنگلور نے اُن سے استفتاء کیا اور خوب اڑے ہاتھوں لیا۔ ... جہلا اور عوام الناس شاہ صاحب کی تائید کرنے لگے ... بڑی قباحت یہ ہوئی کہ اُن جہلا اور عوام الناس کی عورتیں اور بہو بیٹیاں۔ شاہ صاحب کے حلقہ مریدی میں پھنس گئیں۔ یہ حلقہ ایسا تھا کہ اس میں شرعی پردہ کی بھی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ صدہا خوبرو مرید عورتیں اور جوان لڑکیاں بناؤ سنگار کے ساتھ شاہ صاحب کے فرودگاہ پر رات دن موجود رہتی تھیں .... ان عورات کے پدر و برادر و شوہروں کو دیکھو تو باہر دروازہ پر تمام رات انتظار میں اونگھتے بیٹھے ہوئے ہیں[۱]۔ یہ تمام حالات اُس وقت لوگوں نے پرچوں میں چھپوا کر شائع کر دیا۔ ... تین چار سال کے بعد شاہ صاحب کے مرید و مریدن کو اپنے پیر کا اشتیاق و شوق پیدا ہو گیا ہوگا تو انہوں نے تجویز کر کے شاہ صاحب کو علی پور سے بلالانے کے لئے ایک دو حواریوں کو روانہ کر دیا۔ جب ہم نے یہ کیفیت سُنی تو اُسی وقت پیشگوئی کی تھی کہ "اب کے بار جماعت علیشاہ صاحب کی کچھ وقعت بنگلور میں نہ ہوگی" یہ ہماری پیشگوئی ٹھیک نکلی .... ہمیں یہ کیفیت پہنچی کہ عید الفطر سے پہلی جمعہ کو شاہ صاحب نے اپنے وعظ میں جناب سر قاضی صاحب کی شان میں اپنی زبان سے بہت کچھ کرختی جھاڑی تو ان کی اس سخت کلامی پر سرکار نے ان سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت لی تاکہ بار دیگر زبان سے کرختی نہ جھاڑیں۔ ہم نے بھی ہر کس و ناکس کی زبان سے یہی کیفیت سنی۔ معلوم نہیں کہ یہ واقعہ کہانتک سچ ہے ... ہمیں معتبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ ۵ر شوال المکرم بروز جمعہ بکر قصابوں کی مسجد میں شاہ صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ صاحبو! اتنے روز میں نے وعظ کیا۔ مگر آجکا روز میں نفسانیت کا بیان کرتا ہوں میرا دل جلتا ہے۔ میرا دل بھر کر ہے۔ میرے دل کا بخار نکال کر بعد اللہ و رسول کی باتیں بولونگا۔ میں تمام انڈیا پھرا۔ ہر ایک قریہ دیکھا۔ مگر بنگلور کے مردود آدمیوں کے مانند کہیں نہیں دیکھا۔ دوسرے ملکوں کے مسلمان لوگ کافروں کو مسلمان بناتے ہیں۔ مگر بنگلور کا مردود قاضی غفار مسلمانوں کو کافر بناتا ہے ... صاحبو! اس مردود لعنتی غفار پر لعنت بھیجو۔ حواریوں نے لعنت بھیجدی تو سید محمود صاحب نے اُٹھ کر کہا۔ شاہ صاحب! خانہ خدا میں قاضی صاحب کی غیر حاضری پر کس لئے لعنت و ملامت کرتے ہو ... سید محمود صاحب اتنا کہتے ہی شاہ صاحب نے نہایت غصہ ہو کر کہا۔ مارو اس کافر ملعون کو۔ شاہ صاحب کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی .... سید محمود صاحب کی کمر میں ہاتھ دیکر زمین پر ٹپک مارا۔ .. غرض ان تینوں کی زد و کوب سے سید محمود صاحب بیہوش ہو گئے ... اور سید محمود صاحب نے عالیجناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کی عدالت میں فوجداری نالش مندرجہ ذیل لوگوں پر دائر کر دی ہے .... نالش کی کیفیت جماعت علیشاہ کو معلوم ہوئی تو یکایک انہوں نے کعبۃ اللہ جانے کی افواہ اڑادی اور فوراً بنگلور سے فرار ہو گئے .... افسوس ہے ان مولویوں پر جنکو ہم ہادی۔ رہبر۔ ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ اُن میں یہ نفسانیت۔

سکھ معذور ہیں

جناب باوا نانک صاحب کے جنم دن سکھوں نے ہر جگہ پنجاب میں جلسے کئے ہیں اور باوا صاحب موصوف کی سوانح اور تعلیم پر تقریریں کی ہیں۔ اور لیکچر دیئے ہیں۔ جنکے ضمن میں بعض جگہ سکھوں نے آریوں کے حق میں سخت کلامی کا برتاؤ کیا ہے۔ اس پر آرین اخبارات شور مچاتے ہیں۔ مگر ہماری رائے میں جبتک دیانند کی ستیارتھ پرکاش دنیا میں موجود ہے۔ سکھوں کو اس سخت کلامی کے لئے ایک حد تک معذور سمجھنا چاہیئے۔ کس کا دل گردہ ہے کہ اپنے پیشوا مذہبی کے حق میں ایسے ناپاک الفاظ سُنے جو دیانند مہاراج نے باوا نانک اور حضرت عیسےٰ اور آنحضرت کے حق میں استعمال کئے ہیں اور خاموش رہے۔ ہماری رائے میں آریہ صاحبان کے واسطے لازم ہے کہ بجائے سکھوں پر ناراض ہونے کے وہ ستیارتھ پرکاش کی اصلاح کر لیں۔ آخر اُن کے نزدیک بھی دیانند معصوم نہ تھا۔ غلطی سے پاک نہ تھا۔ ستیارتھ پرکاش پہلے بھی اصلاح کے کئی ایک چولے بدل چکی ہے۔ ایک اور بھی سہی یہ نیا جنم جو محض نیک نیتی پر مبنی ہے آریوں کی کتاب کے واسطے مبارک ہوگا۔ کوئی حرج کی بات نہیں۔

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۴ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں جنسے تمام دنیا ابتک حیران اور ششدر چلی آتی ہے اور جنکے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت ۸؎ محصولڈاک معاف۔

المشتہر

غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

ماتا کو بچاؤ

آجکل ہمارے ہندو اہل وطن اس بات پر بڑا زور دے رہے ہیں کہ گائے کا ذبح کرنا اور کھانا ہندوستان میں سے بند کیا جائے۔ کیونکہ ہندو اُسکی پرستش کرتے ہیں اور وہ اُنکی ماتا ہے۔ اگر صرف کسی جانور کا دودھ پینے سے وہ ہماری ماں بن سکتی ہے تو بھینس ماتا۔ بکری ماتا۔ اونٹنی ماتا۔ غرض بہت سی ماتائیں نکل آئینگی۔ اور تمام انسان چارپایوں کی اولاد بن جائینگے۔ ہمارے اہل وطن کا یہ غلط خیال ہے کہ انکے ہاں گائے کی عظمت سوائے اسکے کہ وہ دودھ دیتی ہے کسی اور وجہ سے بھی ہے۔ کوئی ہندو گائے کو ایشور کا اوتار نہیں مانتا۔ بلکہ اُسکی عزت صرف ایک مفید دودھ دینے والا جانور ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور اُس کے اس فائدہ کو قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ عمدہ اور وسیع پیمانہ پر کیٹل فارم یا گئو شالے بشرطیکہ یہ لفظ صحیح ہو۔ بنائے جائیں۔ اور عمدہ گایوں کی نسل بڑھانے کی تجویز کی جائے۔ نہ یہ کہ مسلمان یا عیسائی اپنے مذہب کے کسی جائز امر کو ناجائز قرار دیں۔ ہاں اگر ہندو صاحبان اُس تجویز کو قبول کریں۔ جو اس زمانہ کے اوتار نے انکے سامنے پیش کی ہے۔ تو ممکن ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس معاملہ میں انکے ساتھ ہم زبان ہو جائے۔ ہم اُس تجویز کو پھر ایک دفعہ پبلک تک پہنچانے کے لئے پیغام صلح سے اس جگہ نقل کر دیتے ہیں:-

اگر اس قسم کی صلح کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئیندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے

[۱] یہ تین سال کی بات ہے نیز اس سے خواہ مخواہ بدظنی کرنا درست نہیں۔ ایڈیٹر

اور وید اور اسکے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے اور اگر ایسا نہ کرینگے۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کرینگے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کردیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آیندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے +

پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور اُن پر ایمان لادیں تو یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اُٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں +

حکم

پچھلے اخبار میں ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ "صدر انجمن کا ماہواری جلسہ ہوا۔ ۔ ۔ ۔ عاجز راقم کو عہدہ محاسبیت سے سبکدوش کرنے کا حکم ہوا" ان فقرات میں لفظ حکم پر ہمارے ایک مکرم معظم بزرگ شاکی ہیں۔ کہ یہ استعمال لفظ حکم کا صحیح نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ انجمن نے میری مرضی کے خلاف مجھے اس عہدہ سے سبکدوش کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ یوں نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ بسبب کم فرصتی کے مدت سے میں خود خواہشمند تھا۔ اور انجمن نے میری درخواست پر یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ درست ہے لیکن بہرحال صدر انجمن کے حکم کے سوائے کوئی ایسی تبدیلی ہو نہ سکتی تھی اور اگر صدر انجمن جیسے معزز و ممتاز انسٹیٹیوشن کے رزولیوشن ہمارے واسطے احکام و ارشادات نہیں کہلا سکتے تو پھر کونسی مجلس دنیا میں ہوگی جس کے واسطے یہ الفاظ زیبا ہو سکیں گے +

دفتر منیجر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل کی شکایت نہ ہوگی +
منیجر

رسید زر

۳۰۔ اگست ۱۹۱۱ء

غلام حیدر صاحب ۲۱۶۴ عہ۸ محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ عہ
ولی محمد صاحب ۲۲۶۵ للعہ ولی محمد صاحب ۱۵۷۲ عہ
مراد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ محمد دین صاحب ۲۲۱۸ عہ
رحمت اللہ صاحب ۲۱۹۲ للعہ بدر الدین صاحب ۲۵۵۹ سے
مولا بخش صاحب ۱۸۰۷ للعہ حکیم محمد حسین صاحب ۲۵۵ صر
کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۳ للعہ حاکم بیگ صاحب ۲۷۶۰ ہر
غلام احمد صاحب ۳۷۶ للعہ الٰہی بخش صاحب ۲۷۵۱ ہر
صاحبدین صاحب ۳۷۳۱ للعہ شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ ۱۲ ر
پرانداصاحب ۲۱۷۷ سے شیخ جھنڈو صاحب ۲۵۵۳ ۸ ر
فیروز علی صاحب ۲۹۶ عہ ضیاء الدین صاحب ۲۶۶۴ ۸ ر
محمد دین صاحب ۲۷۸۶ عہ غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ

۳۱۔ اگست ۱۹۱۱ء

شیخ نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ سے شیخ عطاء محمد صاحب ۲۱۵۹ للعہ
حافظ محمد یوسف صاحب ۹۲۴ سے جان محمد صاحب ۱۱۷۸ للعہ
امام الدین صاحب ۱۶۹۲ سے محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ
اللہ رکھا صاحب ۲۵۶۳ عہ محمد شریف صاحب ۲۵۵۴ ۱۲ ر
فضل الرحمن صاحب ۱۵۷۴ ۸ ر نادر علیشاہ صاحب ۱۶۵۰ ۱۱ ر
میرزا ظہور علی بیگ صاحب احسان الغنی صاحب ۲۷۸۵ ۴ ر
۲۶۰۷ ۔ ۔ ۸ ر حافظ عبد المجید صاحب ۲۵۸۰ عہ
تاج الدین شاہ صاحب ۱۷۸ للعہ عمر الدین صاحب ۲۷۶۳ عہ
حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ غلام جبار صاحب } عہ
غلام قادر صاحب ۲۰۶۸ للعہ ۲۵۵۷ }

یکم ستمبر ۱۹۱۱ء

چوہدری نتھو خان صاحب ۹۹۱ سے مرزا عبد الکریم صاحب ۲۲۵ عہ
میاں حبیب اللہ صاحب ۰۶۶ سے مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۱۹۴ عہ
منشی عطاء محمد صاحب ۲۷۴۵ ۴ ر شیر زمان صاحب ۲۵۰۷ عہ
منشی عبد العزیز صاحب ۲۵۷۶ ۴ ر غلام رسول صاحب ۸۰۱ ۸ ر
خانزادہ عبد اللہ خان صاحب } عنایت علی صاحب ۲۲۱۱ للعہ
۲۵۷۰ } عہ عبد الحق صاحب ۲۱۳۰ للعہ
میاں محمد رمضان صاحب ۱۱۸۲ عہ کرم داد صاحب ۲۱۵۶ للعہ
چوہدری فضل قادر صاحب ۲۷۹۰ عہ سربلند صاحب ۸۱۷ للعہ

۳۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم صدر الدین صاحب ۴۴۸ للعہ محمد حسین صاحب ۱۳۱۴ ۸ ر
عبد العزیز صاحب ۱۹۳۱ للعہ محمد جان صاحب ۲۵۶۱ عہ

میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۷ عہ بابو عمر بخش صاحب ۲۵۵۲ عہ
عزیز الدین صاحب ۱۷۷۶ عہ مولوی غلام رسول صاحب ۱۳۲ سے

۴۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

جی کے فصیح سیالکوٹ سے شاہ سرن صاحب ۲۲۹۵ ۸ ر
منشی عبد الرحیم صاحب ۲۶۶۶ ۸ ر ملاں مولیٰ صاحب ۲۷۶۲ عہ
بابو محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۴۱ للعہ میاں محمد بخش صاحب ۱۷ للعہ
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ
بابو وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ عہ مرزا عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ سے
شیخ محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہ منشی ظفر حسین صاحب ۱۵۳۵ للعہ
بابو غلام محمد صاحب ۲۳۷۴ للعہ بابو عطا محمد صاحب ۱۶۴۵ للعہ
بابو محمد نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ ۸ ر منشی اعجاز حسین صاحب ۲۴۷ ۸ ر
محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۷۷ عہ غلام سرور صاحب ۲۴۸۵ سے
محمد حسین طالبعلم ۲۶۰۴ ۴ ر احمد رضا صاحب ۲۵۴۶ عہ
نواب علی صاحب ۲۵۶۵ عہ بابو عبد الغفور صاحب ۲۳۲۲ للعہ
سلطان علی خان صاحب ۲۳۷۷ عہ علم الدین صاحب ۲۸۱۴ للعہ
محمد حافظ صاحب ۲۷۷۸ عہ بابو امام الدین صاحب ۹۶۵ للعہ
اللہ دتا صاحب ۲۷۷۷ عہ شیخ نظام الدین صاحب ۲۵۸۴ عہ
منشی غلام محمد صاحب ۲۷۳۵ ۱۱ ر عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ

۵۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

سید محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳۴ عہ علی احمد صاحب ۲۷۷۶ ۴ ر
منشی عنایت علی صاحب ۲۳۱۴ للعہ سید محمد علیشاہ صاحب ۲۵۲۶ عہ
محمد بخش صاحب ۲۷۹۱ عہ نور محمد صاحب ۲۷۲۵ عہ
مولوی عبد الرحمن صاحب ۱۴۸۷ عہ

۶۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم محمد حسین صاحب ۱۰۷۳ للعہ شیخ علی بخش صاحب ۱۱۹ سے
منشی عبد الحق صاحب ۲۷۱۳ عہ اصغر علی صاحب ۹ للعہ
نصیر خان صاحب ۱۴۴۱ للعہ جیون بخش صاحب ۲۴۳۱ سے
مستری اروڑا صاحب ۲۵۸۷ ۴ ر محمد سلطان صاحب ۱۹۴۲ للعہ
میر حامد شاہ صاحب ۱۲۳۲ للعہ محمد بخش صاحب ۲۸۲۰ للعہ

۷۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

میاں ولی محمد صاحب ۷۶۹ ۸ ر فضل کریم صاحب ۷۴۵ سے
نظام الدین صاحب ۲۱۰۲ للعہ عمر الدین صاحب ۱۴۵۷ للعہ

۸۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

محمد اسمٰعیل صاحب ۴ ر سردار خان صاحب ۲۴۷۸ ۸ ر
قائم علی صاحب ۲۰۷۸ عہ مولوی عبد المجید صاحب ۲۴۳۶ ۸ ر
شیخ جان محمد صاحب ۲۴۰۷ ۴ ر غلام حسین صاحب ۲۷۹۷ عہ
غلام محمد صاحب ۲۷۶۹ عہ سلطان احمد صاحب ۱۴۳۳ للعہ

نظم اکمل

احباب کو اطلاع ہے کہ اکمل صاحب اپنے قدیمی وطن گولیکی میں ہیں۔ وہاں سے انہوں نے ایک نظم بھیجی ہے جسکی سرخی انہوں نے رکھی ہے "ہوا سے باتیں" اور درس قرآن کے سننے والوں سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالےٰ اکمل صاحب کو اور روحانی ترقی عطا کرے تا کہ وہ "خدا سے باتیں کرنے لگیں" بہرحال نظم ہدیہ ناظرین ہے (ایڈیٹر)

ہَوا سے باتیں

گولیکی سے اکمل کا پیام ✤ درس سننے والونکے نام

اس میں شک نہیں کہ ہوا سے باتیں دیوانوں کا کام ہے۔ مگر جب سے اپنے محبوب کا یہ شعر پڑھا ہے ؎ اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار ✤ میں تو دیوانگی ہی کو فرزانگی سمجھتا ہوں ؎ کیا ہے گوہر عقل و ذکا نذر خوباں - میری فرزانگی ہے یہ کہ دیوانوں میں رہتا ہے۔ خیر میں دیوانہ ہی سہی۔ مگر مثل مشہور ہے۔ دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ اپنا کام نکال ہی لیتا ہوں۔ اور جو کچھ کہنا ہو کہہ جاتا ہوں ✤

پیام میرا انہیں دے جو درس سنتے ہیں
ریاض قوم کا گلہائے نصح چنتے ہیں

بوقت عصر ہیں بزم امام میں شامل
گروہ پاک صحابہ کرامؓ میں شامل

عرب کے خوست کے کابل کے الہ آباد کے لوگ
دکن کے سندھ کے کشمیر کے بہار کے لوگ

ہر ایک ملک کے ہر صوبے ہر دیار کے لوگ
ہر ایک ذات ہر اک درجہ ہر قطار کے لوگ

سیالکوٹ کے گجرات و شاہپور کے ہیں
بتاؤں نام میں کس کس کا جتنے نور کے ہیں

ہزاروں چاند کے ٹکڑے بشکل نورانی
متاع حسن کی کر دی جنہوں نے ارزانی

ہزاروں عاشق صادق ہزاروں شیدائی
قتیل خنجر ناز و اداء مرزائی

ہزاروں کشتۂ تیغ اداء دلبر ہیں
نثار کوچۂ جاناں فدا دلبر ہیں

نگاہ یار کے زخمی نثار ہو لئے ہیں
طرابلس کے شہید اُن کے سامنے کیا ہیں

یہ بھانت بھانت کی بولی کے بولنے والے
زباں ستائش یار میں کھولنے والے

کوئی ہے ایم اے تو کوئی ہے مولوی فاضل
غرض کسی نہ کسی بات میں ہر اک کامل

حکیم و منشی و حاجی و مفتی و قاضی
خدا تو ان سے ہے راضی خدا سے وہ راضی

عدو کے واسطے میکسم کی توپ ہیں گویا
وہ اپنی قوم کی امید و ہوپ ہیں گویا

نہیں ہے اور کوائلی کے ٹوپ کی کچھ قدر
اسی طرح سے نہیں ان کو یورپ کی کچھ قدر

ہزاروں حاکم اعلےٰ بنے ہوئے محکوم
جو پہلے شان تھی ان کی کسی کو کیا معلوم

ہزاروں ایسے کہ محمود سے ایاز ہوئے
سراپا ناز تھے آکر ہمہ نیاز ہوئے

کسی کے نور کا ایسا ظہور ہے ہر وقت
کہ بلدۂ طیبہ رب غفور ہے ہر وقت

امیر ایسا کہ یتلوا علیہم آیاتہ
مرید ایسے کہ مشہور فی الطاعاتہ

ترانے بلبل باغ حجاز کے سن لو
فسانے غور سے راز و نیاز کے سن لو

ہزار نغمے سنائیں گے گو طیور یہاں
مگر یہ درد یہ رقت کہاں یہ سوز کہاں

پلا رہا ہے جو ساقی اسے چڑھا جاؤ
پیاس ہو کہ نہ ہو خم کے خم اڑا جاؤ

یہ مومنوں کی شراب طہور ہے واللہ
نشے میں ان کے ابد کا سرور ہے واللہ

یہ وقت پھر نہ ملے گا ضرور قدر کرو
ہلال الفت قرآں کو دل میں بدر کرو

تمہارے سینے منور ہوں نور سے اسکے
اندھیرے میں جو ہو شیطان کوئی وہ بھٹکے

تمام گلشن احمد کی آبیاری کرو
جہاں میں چشمۂ کوثر کی نہریں جاری کرو

دلوں پہ سکہ تمہارا بیٹھے جہاں جاؤ
نمونہ نیک بنو۔ دشمنوں کو شرماؤ

جو کچھ زبان سے بولو وہی عمل ہووے
تمہاری زندگی عالم میں بے خلل ہووے

غلام احمدؐ مختار بن کے پھیلو تم
فرنگیوں سے بھی سن لو ندائے "ہیلو" تم

دکھاؤ اٹھ کے زمانے کو تم کمال اپنا
ہر اک دکان میں پہنچا کے چھوڑو مال اپنا

مگر خیال تمہارا ذرا ادھر بھی ہے ؟
بلاکشان محبت کی کچھ خبر بھی ہے ؟

تڑپ رہا ہے کسی کے فراق میں کوئی
ہے بے قرار کسی اشتیاق میں کوئی

کسی کی یاد میں بے تاب ہوتا جاتا ہے
تڑپ تڑپ کے وہ سیماب ہوتا جاتا ہے

ہوئی ہے آشتی چشم و گوش کیوں ایسی
نہ دیکھنا ہو نہ سننا تو زندگی کیسی

غرض یہ بھول نہ جانا ضرور یاد رہے
"ہمیں جو یاد رکھے یا الٰہی شاد رہے"

کہ تم سوار ہو۔ پامردی تو لے بھی ہے
تمہارے ساتھ ہیں اکمل برہنہ پا بھی ہیں

چبھے ہیں پاؤں میں کانٹے وہ چل نہیں سکتا
مہیب دیو سے آگے نکل نہیں سکتا

کہیں نہ پیچھے سر رہگذار رہ جائے
کسی شکاری کا ہو کر شکار رہ جائے

غریب بھائی ہے للہ کچھ مدد کرنا
کہ سارے پھولوں میں ہی پھول خوشنما کرنا

حضور باری میں اس کے لئے دعا کرنا
مراد اپنی وہ پائے یہ التجا کرنا

جو اس سے میل کرے واصل الٰہی ہوا
اور انکشاف حقائق اسے کما ہی ہو

ایک عورت کی بہادری

ہمعصر تفریح لکھتا ہے کہ جگدیش سوانہ (سلطان پور) کی ایک جوان عورت تنہا ایک گاؤں میں روانہ ہوئی، اور اس کا گزر گاؤنکے اندر سے ہوا۔ یہاں عموماً ڈاکو مخفی رہتے ہیں اور اکثر وارداتیں کرتے رہتے ہیں اور ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ یہاں سے کسی شخص کا بھی بغیر کپڑے حوالہ کئے سلامت نکل جانا مشکل ہے۔ غرض یہ کہ اس عورت کو ایک موذی ڈاکو نے آ گھیرا جسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ ڈاکو نے حکم دیا کہ کل زیور اپنا اتار دے ورنہ دیکھ لے یہ تلوار۔ عورت بہت بہادر تھی۔ مگر چمکتی ہوئی تلوار نے اس کے ہوش باختہ کر دئیے۔ اپنے سب زیور اتار رکھ دیئے۔ پھر ڈاکو نے اُسکے کانوں کو دیکھا کہ ابھی بھی کچھ ہے ڈاکو نے کہا کہ یہ بھی اُتار دے، ورنہ کان کاٹ لونگا۔ بیچاری عورت نے ڈنڈیاں بھی اتار دیں۔ مگر اسپر بھی ڈاکو کی ہوس نہ بجھی اور پھر ڈاکو نے حکم دیا کہ بدن کے کل کپڑے اتار دے۔ اسمیں عورت نے اپنی بیعزتی سمجھی اور جان دینے پر طیار ہوگئی عورت نہایت عقلمند تھی کہ ایسے نازک وقت میں اُس کو داؤ سوجھ گیا۔ عورت نے ہاتھ جوڑے اور ڈاکو کے قدموں پر سر رکھ کر یہ التجا کی کہ تو صرف اپنا کرتہ مجھے اتار دے تاکہ اسے پہن کر اپنے گھر چلی جاؤں اور سب کپڑے تجھے دیدوں۔ ڈاکو کو اُسکی التجا پر رحم آگیا۔ اُس نے تلوار ہاتھ سے رکھی اور کرتہ اتارنے لگا۔ جیسے ہی کرتہ اُسکے گلے میں پہنچا اور منہ کرتہ کے اندر ہوا۔ عورت نے تلوار اٹھا کر اُسکی گردن پر ایسی ضرب لگائی کہ اُسکا سر تن سے جدا ہوگیا۔ عورت تمام زیور اور سر کو بغل میں دبو چکر پولیس کی چونکی میں پہنچی اور وہ تحفہ تھانیدار کی نذر کیا اور تمام ماجرا سنایا۔ تھانیدار...

فہرست مبائعین

(نو مریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

محمد کرم الٰہی صاحب پشاوری۔ قلعہ پھلور۔ ضلع جالندھر
میان محمد بخش صاحب۔ شیخپور۔ ضلع گوجرات
غلام محمد صاحب۔ پنشنر۔ ڈاک خانہ جہلم
محمد ثناء الحق صاحب۔ پورب سرائے ضلع مونگھیر
سندا صاحب۔ فریدآباد۔ سیدوالہ۔ منٹگمری
اہلیہ میان رحیم بخش صاحب۔ گورنمنٹ ہائی سکول۔ میان والی
ہمشیرہ مولوی عبد الحق صاحب چک نمبر ۹۵۔ ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ
اللہ دادخان صاحب معرفت شیخ عبد الوحید انصاری معرفت مولوی
غلام حسن صاحب۔ سب جسٹرار۔ پشاور۔
رحمت اللہ صاحب۔ نلگیرہ۔ ڈاک خانہ سیدوالہ
عبد المجید صاحب۔ یادگیری۔ معرفت مولوی بشارت احمد صاحب
اہلیہ " " " بشارت منزل۔ حیدرآباد دکن
حافظ محمد احمد صاحب " " " " "
اہلیہ " " " " " "
عبد القادر صاحب فرزند " " " " "
عبد الصمد صاحب " " " " "
عبد الباری صاحب " " " " "

عید کارڈ۔ عید رومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جس قدر مقبول ہوئے ہیں اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانا پڑتے ہیں چونکہ عید آنے والی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمائش بھیجدیں تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں۔

رومال ریشمی موزون اشعار و احادیث سے مزین فی ۲/ درجن ۱۲/
رومال پارچہ " " " " ۲/ " ۱۰/
رومال کاغذی " " " " /۲ " ۱/
عید کارڈ لفافوں میں جانیوالے مقامات متبرکہ کے نقشوں سے مزین ۱/
عید کارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونیوالے۔ فی ۱/ درجن ۱۲/
عید کارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی ۔/ درجن ۳/

المشتہر مینیجر عید کارڈ و عید رومال۔ لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری کا عمرہ ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرمادیں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دی جاوے گی۔

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء، پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جس کی عمر ۲۳ سال گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار، سخت و تُرش قطع و برید دوخت سے واقف ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ دہلی مظفر گڑھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ درخواست کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۸ سال قوم زمیندار اوڑ راجپوت ساکن راجکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح، خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ابیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیویں۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست بعض ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار موجودہ عہدہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین ویٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۲۸ سال خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم دہلی میں ملازم ہے اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا ہی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہیضہ گرمی کے وقت پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصول ڈاک ایک شیشی سے لے کر ۳ تک ۵/

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا، ڈکار آنا، پیٹ کا درد، بدہضمی، متلی، اشتہا کا کم ہونا ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸/ محصول ڈاک ۲ تک ۵/

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت اسٹریٹ نمبرہ ۵ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہت مفرح اور مقوی ہے، ہر قسم کے ضعف اور سستی اور طبائع کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے ملتی ہے قیمت فی شیشی ساڑھے چار روپے ۴/۸ بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے